فیضانِ ربیع الاوّل

31 october 2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: **تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔** (جامع صغیر، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا

دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچاکر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَبِیْعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا مہینا ہے، یہ مہینا فضیلتوں، سعادتوں، رحمتوں اور ربِّ کریم کی نعمتوں کا مجموعہ ہے، عاشقانِ رسول اس مبارک مہینے کو ماہِ میلاد کے نام سے بھی یاد کرتے ہیں، کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، جن کی خاطر کائنات کو سجایا گیا، وہ عظمتوں والے نبی، خاتَمُ النّبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مبارک میں دنیا میں تشریف لائے۔ اس مہینے کو سب فضیلتیں، سعادتیں اور برکتیں نبیِ کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے صدقے نصیب ہوئیں، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم اس مبارک مہینے کے فضائل و برکات، بزرگانِ دین کے میلاد منانے کے واقعات، اس مہینے میں کئے جانے والے اعمال اور ہمیں اس مہینے کو کس انداز میں گزارنا چاہئے اس کے متعلق نکات بھی سنیں گی، اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ربیعُ الاول کو اتنی فضیلتیں کیوں ملیں، حضرت امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مَسعود کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں، اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی۔

(عجائب المخلوقات، ص۶۸)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالہ بخشش، ص۳۷)

"رَبیعُ الاوّل" کہنے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً جو سعادت ربیع الاول کے حصے میں آئی وہ کسی اور مہینے کو نصیب نہیں ہوئی۔ ربیع الاول کے معنٰی کیا ہیں، آیئے سنتی ہیں: ربیع کہتے ہیں موسمِ بہار کو یعنی سردی اور گرمی کے درمیان جو موسم ہوتا ہے اسے ربیع کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے ابتدائی زمانے کو "ربیعُ الاوّل" کہتے تھے، اس موسم میں کھمبی (برسات میں گلی لکڑی کے بھیگنے سے چھتری کی طرح ایک گھاس اگ جاتی ہے اردو میں اسے کھمبی کہتے ہیں۔) اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی ہے ان ایام کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیعُ الاوّل اور ربیعُ الآخر کا نام دیا گیا۔ (لسان العرب، ۱۴۳۵/۱ ملخصاً)

ماہِ ربیع الاول کی شان یہ ہے کہ اسی مہینے میں دوجہاں کے سلطان، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت ہوئی ہے، یقیناً حُضورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جہاں میں شاہِ بحر و بَر بن کر جلوہ گر نہ ہوتے تو کوئی

عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شب بَرَاءَت۔ بلکہ کون ومکاں کی تمام تر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صَدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت بروز پیر 12 ربیعُ الاوّل کو ہوئی۔ (لطائف المعارف، ص ۱۰۴۔ مواهب اللدنية ، المقصدالاول، آيات ولادته۔۔۔الخ، ۷۵/۱)

یہی وجہ ہے کہ اس دن عاشقانِ رسول اپنی وسعت کے مطابق محافلِ میلاد مناتے اور اللہ کریم کی رحمتوں سے حصہ پاتے ہیں۔ آیئے! اسی مناسبت سے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

فرشتوں کے انوار

حضرت شاہ وَلِیُ اللہ محدثِ دہلوی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ اُس محفلِ میلاد میں حاضر ہوا، جو مَکَّۃُ الۡمُکَرَّمَہ میں رَبِیۡعُ الۡاَوَّل کی بارہویں تاریخ کو مولدُ النبی (یعنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی ولادت گاہ) میں منعقد ہوئی تھی، جس وقت ولادت کا ذکر پڑھا جا رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ یکبارگی (اچانک) اس مجلس سے کچھ انوار بُلند ہوئے، میں نے ان انوار پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ رحمتِ الٰہی اور ان فرشتوں کے انوار تھے، جو ایسی محفلوں میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص ۷۲۔۷۳)

نُوری محفل پہ چادر تنی نُور کی
نُور پھیلا ہوا آج کی رات ہے

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ جشنِ عید میلادُ النبی کی محفل میں ربِّ کریم

کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اَنوارِ الٰہی چھما چھم برستی ہیں، رحمت کے فرشتے میلاد شریف کی محفلوں میں شریک ہوتے اور میلاد منانے والوں کو اپنے نورانی پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، میلاد شریف منانے والوں سے ربِّ کریم خوش ہوتا ہے اور ان پر اپنے انعامات واِکرامات کی بارش بھی فرماتا ہے۔ یقیناً میلاد شریف منانا، ماہِ میلاد میں اپنے گھروں کو مدنی پرچموں، جگمگاتے قُمقُموں، رنگ برنگی لائٹوں سے سجانا، ربیع الاوّل کا چاند نظر آتے ہی نیک اعمال اور درودِ پاک کی کثرت کرنا اور میلاد شریف کی محافل میں شرکت کرنا باعثِ اجر وثواب اور مغفرت کے حصول کا ذریعہ ہے، مگر افسوس! فی زمانہ محفل میلاد ہو یا اجتماعِ ذکر و نعت میں درس و بیان سننے کا موقع ہم لاپرواہی کرتیں، ادھر ادھر دیکھتی، موبائل فونز استعمال کرتیں، سیلفیاں بناتیں، ادھر ادھر کی باتیں کرتے ہوئے یہ وقت گزارتی ہیں، نہ خود توجہ سے بیان سنتیہیں نہ دوسروں کو بیان سننے دیتی ہیں، نہ ہماری توجہ بیان کرنے والی کی طرف ہوتی ہے نہ دوسرے کی توجہ برقرار رہنے دیتی ہیں، کبھی بیان کرنے والی کی تو کبھی محفل میلاد کروانے والیوں کی غیبتیں کرتی ہیں، کبھی محفل کے اہتمام پر اعتراض کر کے گناہوں اور محرومیوں کا بوجھ اپنے سر پر لیتی نظر آتی ہیں۔ حالانکہ

صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محفل میں ہوتے تو اس قدر توجہ کے ساتھ سنتے کہ ان کے سروں پر پرندے آکر بیٹھ جاتے تھے لیکن انہیں خبر تک نہ ہوتی، جبکہ دوسری طرف ہم میں سے بعض ہیں کہ اسی آقا کے اوصاف و کمالات کو غور سے نہیں سنتیں، نہ ہی آپ کا نام سن کر درود پڑھتی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ جب بھی سنتوں بھرے اجتماع یا مدنی مذاکرے میں حاضری کی سعادت ملے تو باادب انداز میں توجہ کے ساتھ سننے کی عادت بنائیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک سنتی ہیں: چنانچہ

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، محدثِ اعظم حجاز حضرت شیخ سیّد محمد بن علوی مالکی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نقل کرتے ہیں: میرے والد حضرت سَیِّد عباس مالکی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے بتایا: میں بیت المقدس میں بارہویں شریف کی

رات محفل میلاد میں شریک تھا، میں نے دیکھا ایک بوڑھا شخص آغاز سے لیکر اختتام تک انتہائی ادب واحترام کے ساتھ کھڑا ہو کر محفلِ میلاد میں شریک تھا، جب کسی نے پوری محفل کھڑے ہو کر سننے کی وجہ دریافت کی تو اس نے بتایا کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر سنتے وقت تعظیماً قیام کو بدعتِ سیئہ (براعمل) جانتا تھا۔ایک دن اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے اجتماع میں شریک ہے اورلوگ نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کرنے کیلئے کھڑے ہیں، جب نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو تمام لوگوں نے انتہائی ادب واحترام کے ساتھ حضور نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا استقبال کیا، مگر وہ آپ کی تعظیم میں کھڑا نہیں ہوا، نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا: **"تو اب کھڑا نہیں ہو سکے گا"** جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ وہ اب بھی بیٹھا ہوا ہے۔اسی پریشانی میں ایک سال گزر گیا مگر وہ کھڑا نہ ہو سکا۔بالآخر اس نے یہ منت مانی کہ اگر اللہ پاک مجھے اس مرض سے شفایاب فرمادے تو میں محفلِ میلاد شروع سے آخر تک کھڑے ہو کر سنا کروں گا۔اس منت کی برکت سے اللہ کریم نے اُسے صحت عطا فرمائی۔تو اب اس کا یہ معمول بن گیا کہ وہ اپنی منت کو پورا کرتے ہوئے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم میں پوری محفل کھڑے ہو کر سنتا ہے۔(الاعلام بفتاوی ائمۃ الاسلام، ص ۹۴)

لہذا ہمیں چاہئے کہ محفلِ میلاد کا ادب واحترام کیا کریں اور توجہ کے ساتھ سنا کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ربیع الاول کے فضائل اوراس کی برکتوں کے بارے میں سن رہی تھیں، ربیعُ الاوّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! اسے کائنات کی سب سے زیادہ عظمت وشان والی ہستی، ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے۔اسی نسبت نے اس مہینے کی شان بڑھادی

ہے اور اُس تاریخ کو رشکِ لیلۃ القدر بنادیا ہے، کیونکہ اس مہینے میں ربِّ کریم کی سب سے بڑی رحمت ہم گناہگاروں کو نصیب ہوئی، اس مہینے میں ربِّ کریم نے اپنا محبوب ہمیں عطا فرمایا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس رحمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں، اسکی رحمت پر خوشیاں منائیں، کیونکہ رحمتِ الٰہی ملنے پر خُوشی مَنانے کا حکم تو اللہ کریم نے خود ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ

پارہ 11 سُورہ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿۵۸﴾ (پ ۱۱، یونس: ۵۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فَضْل اور اُسی کی رَحمت اور اُسی پر چاہیے کہ خُوشی کریں وہ اُن کے سب دَھن دولت سے بہتر ہے

مشہور مفسّرِ قرآن، حضرت مُفْتی اَحْمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت اِرْشاد فرماتے ہیں: اے مَحْبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر یہ حکم بھی دو کہ اللہ کے فَضْل اور اس کی رَحْمَت ملنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مناؤ اور خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ نِعْمَت آئی یعنی رَمضان میں کہ اللہ کا فضل "قُرآن" آیا، ربیع الاول میں خُصُوصاً بارہویں تاریخ کو رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن یعنی محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیدا ہوئے۔ یہ فَضْل و رَحْمَت یا اُن کی خُوشی مَنانا تُمہارے دُنیوی جَمع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَولاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع شخصی نہیں بلکہ قومی ہے۔ وَقْتی نہیں بلکہ دائمی ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسْمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی، پ۱۱، یونس، تحت الآیۃ: ۵۸، ۱۱/ ۳۷۸ ملخصاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ ماہِ ربیع الاول اور بالخصوص اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بڑی عظمت و برکت والی ہے، کیونکہ اسی بارہویں تاریخ کو کفر و شرک کی ساری ظلمتیں کافور ہوگئیں، اسی بارہویں تاریخ کو ہر طرف روشنی ہی روشنی ہوگئی، اسی بارہویں تاریخ کو ہر طرف خوشی کا سماں چھا گیا، اسی بارہویں تاریخ کو حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبے کی چھت پر جھنڈا لگایا، اسی بارہویں تاریخ کو ایران کے بادشاہ کِسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، اسی بارہویں تاریخ کو اس کے محل میں دراڑیں پڑ گئیں، اسی بارہویں تاریخ کو ایک ہزار سال سے جلنے والا آتش کدہ خود بخود بُجھ گیا۔ اسی بارہویں تاریخ کو اللہ پاک کے حکم سے آسمان اور جنّت کے دروازے کھول دِیے گئے تھے۔ اسی بارہویں تاریخ کو شیطان کا منہ کالا ہوگیا اور یہی وہ بارہویں تاریخ ہے جو عاشقانِ رسول کے لئے عیدوں کی عید ہے۔ یہی وہ بارہویں تاریخ ہے جو شبِ قدر سے بھی افضل ترین ہے۔

حضرتِ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **بیشک** سَروَرِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شبِ وِلادت شبِ قَدر سے بھی افضل ہے، کیونکہ شبِ ولادت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس دُنیا میں جلوہ گر ہونے کی رات ہے، جبکہ لَیْلَۃُ الْقَدْر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کردہ شب ہے اور جو رات ظُہُورِ ذاتِ سَروَرِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وجہ سے مُشرَّف ہو، وہ اُس رات سے زِیادہ شَرف وعزّت والی ہے، جو ملائکہ کے نُزول کی بناء پر مُشرَّف ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۱۵۳)

سَحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ   کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیں تو جان سے پیاری ہے بارہویں تاریخ   عَدو کے دِل کو کٹاری ہے بارہویں تاریخ

ہزار عید ہوں ایک ایک لَحظہ پر قُرباں   خُوشی دلوں پہ وہ طاری ہے بارہویں تاریخ
ہمیشہ تُونے غلاموں کے دِل کئے ٹھنڈے   جلے جو تجھ سے وہ ناری ہے بارہویں تاریخ
حسنؔ وِلادتِ سرکار سے ہوا روشن   مِرے خدا کو بھی پیاری ہے بارہویں تاریخ

(ذوقِ نعت، ص۱۲۱-۱۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ اس دن (بارہویں شریف) اور بالخصوص پورے ربیع الاول کو ہی نیک اعمال میں گزاریں، اس ماہ مقدس میں فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفل نمازوں کا اہتمام کریں، کثرت سے تلاوتِ قرآن کریں، خوب صدقہ و خیرات کریں ،اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے بچانے کی کوشش کریں، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت اور بالخصوص ربیع الاول شریف کے ابتدائی 12 دنوں میں ہونے والے مدنی مذاکروں کو دیکھنے کی کوشش کریں۔ آیئے! ربیع الاول شریف اور بالخصوص بارہویں تاریخ کو کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سنتی ہیں۔

نفلی روزوں کا اہتمام کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان اَیّام میں نَفْلی روزے رکھنے کا اہتمام کیجئے، یادر کھئے! سانسوں کا کوئی بھروسا نہیں، نہ جانے کب یہ سانسیں رُک جائیں اوراس کے ساتھ ساتھ ہمارے اَعمال کا سِلسِلہ مَوقُوف ہوجائے۔ ہمیں نیکیوں کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دینا چاہئے، اللہ کریم کے فَضْل و کَرَم سے زِندگی میں ایک بار پھر ربیع الاول کا مُبارک مہینا ہمیں دیکھنا نصیب ہوا، اس کے ایک ایک دن کی

قدر کرتے ہوئے خوب نیک اعمال کریں، ربِّ کریم کی رضا و خوشنودی حاصل کرنے، رحمتِ الٰہی کی حقدار بننے، بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرنے کی نیت سے جس سے ہوسکے اس مہینے کی پہلی تاریخ سے بارہویں تاریخ تک 12 نفلی روزے رکھیں، بالخصوص بارہویں کو تو روزہ رکھنے کی بھرپور کوشش کیجئے، کیونکہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مدینے والے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یومِ ولادت مناتے تھے۔ چنانچہ

حضرت اَبُو قَتَادَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: حضور نبیٔ رحمت، شَفِیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اِسی دن میری وِلادت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحی نازِل ہوئی۔ (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ۔۔۔الخ، ص ۴۵۵، حدیث: ۲۷۵۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً حقیقی عشقِ رسول رکھنے والوں کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ وہ دنیا کی مَحبّت سے پیچھا چھڑا کر اپنی زندگی کے ہر ہر معاملے میں اِطاعتِ رسول کو اوڑھنا بچھونا بنالیتے ہیں، اس کی ایک مثال امیرِ اہلسنّت، حَضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذاتِ مُبارکہ بھی ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بارہویں شریف اور بالخصوص ہر پیر شریف کو روزہ رکھتے ہیں اور اپنے مُریدین و مُحِبّین کو بھی ہر پیر شریف کا روزہ رکھنے کی بھرپُور ترغیب دِلاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ یادِ مصطفٰے میں نہ صرف خود بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی بارہویں شریف کا روزہ رکھنے کی دعوت دیں اور ربِّ کریم کی اس عظیم نعمت کا شکر ادا کریں اور بارگاہِ مصطفٰے میں ایصالِ ثواب پیش کرکے دنیا و آخرت کی برکتوں کی حقدار بنیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کثرت سے ذکرِ حبیب کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نبیٔ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے روایت میں ہے: "مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَمِنْ ذِکْرِہٖ" یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔(جامع صغیر، ص۵۰۷، حدیث:۸۳۱۲)

یوں تو ہمیں سارا سال ہی آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے، اس ذکر کا بہترین ذریعہ نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا ہے۔ کیونکہ درودِ پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل وبرکات ہیں، مثلاً **درودِ پاک** کی برکت سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ **درودِ پاک** کی برکت سے پل صراط پر آسانی نصیب ہو گی۔ **درودِ پاک** کی برکت سے آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہو گی۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اس بابرکت مہینے میں درودِ پاک کی کثرت کریں۔ آیئے! مل کر دعا کرتی ہیں:

بچیں بے کار باتوں سے پڑھیں اے کاش کثرت سے ترے محبوب پر ہر دم درودِ پاک ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۹۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نوافل کی کثرت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ ربیع الاول میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سن رہی تھیں، ربیع الاول میں اللہ پاک اور اس کے محبوب کا قرب پانے والے اعمال بجالائیں، اس

کا ایک بہترین ذریعہ نوافل کی کثرت بھی ہے، اسی لئے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کیا کرتے تھے۔ آیئے! ربیع الاول اور بالخصوص بارہویں شریف کے چند نوافل کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

(1) ربیعُ الاوّل کی پہلی رات نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت نفل اس طرح پڑھئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین بار سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) کی تلاوت کیجئے اور سلام کے بعد سو مرتبہ یہ درودِ پاک پڑھئے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن۔**

(لطائف اشرفی، ۲/ ۲۳۱۔ جواہر خمسہ، ص۲۱)

(2) بارہویں تاریخ کو نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پہنچانے کی نیت سے بیس (20) رکعت نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اکیس (21) مرتبہ سورۂ اخلاص (قُلْ ھُوَاللہُ اَحَد) پڑھیں۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اسے خواب میں نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے۔ (جواہر خمسہ، ص۲۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ان نوافل کو ادا کرنا چاہیے، کیونکہ نفل نمازوں کے بے شمار فوائد و برکات ہیں، ☆**نوافل** کی برکت سے خدا کے عابد بندوں میں شمار ہوتا ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے ربِّ کریم کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے رِزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے دشمنوں کے شر اور فساد سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے موت کی سختی سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے شیطان کے وسوسوں سے حفاظت نصیب ہوتی ہے۔ ☆**نوافل** کی برکت سے قبر روشن اور کشادہ

ہوتی ہے۔☆**نوافل** کی برکت سے قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے۔☆**نوافل** کی برکت سے قیامت کی پریشانیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

عبادت میں گزرے مِری زندگانی
کرم ہو کرم یا خدا یاالٰہی
مسلماں ہے عطّاؔر تیری عطا سے
ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتوبِ عطار سے انتخاب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ ربیع الاول میں کئے جانے والے نیک اعمال کے بارے میں سن رہی تھیں، یاد رہے ربیع الاول کا ادب و احترام کرنا اس میں نیک اعمال کی کثرت کرنا بے شمار اجروثواب کا باعث ہے۔ آیئے! ربیعُ الاوّل میں مزید نیک اعمال کرنے کا ذہن بنانے کے لئے اَمیرِ اَہلسنّت، حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے صبحِ بہاراں سے خلاصۃً نکات سنتی ہیں: چنانچہ

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: (1) تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جشنِ ولادت کی خوشی میں سنتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی نیت کر لیجیے۔ (2) گیارہ کی شام کو ورنہ 12 ویں شب کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیّت سے ضرورت کی تمام چیزیں نئی خرید لیجیے۔ (3) جشنِ ولادت کی خوشی میں کوئی بھی ایسا کام مت کیجئے جس سے حقوقُ العباد پامال ہوں۔ (4) جشنِ

ولادت کی خوشی میں گھروں پر سبز سبز پرچم لہرائیے، جائز ذرائع سے چراغاں کرنے کی سیٹنگ بنائیے۔

مزید فرماتے ہیں: اسلامی بہنیں 30 دن تک روزانہ گھر کے اندر (صِرف گھر کی اسلامی بہنوں اور مَحرموں میں) درسِ فیضانِ سنّت دینے کی نیت کرلیں اور پھر آئندہ بھی روزانہ جاری رکھنے کی نیّت فرمائیں۔ تمام (اسلامی بہنیں) ان اعمال کے ساتھ ساتھ دیگر نیک اعمال کو بجالانے اور ماہِ ربیع الاوّل شریف کو عبادت وریاضت میں گزارنے کی نیت فرمالیجئے۔

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی

دے شوقِ تلاوت دے ذَوقِ عبادت رہوں باوُضو میں سدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص ۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم رَبیعُ الاوّل کے فضائل وبرکات اور اس ماہِ مقدّس میں کئے جانے والے نیک اعمال کے متعلق سن رہی تھیں، ہمارے بزرگانِ دین بہت زیادہ ادب و احترام، عبادت و ریاضت اور اہتمام کے ساتھ اس مبارک ومقدّس مہینے کو گزارتے تھے، اس مبارک مہینے میں خصوصیت کے ساتھ نبی کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، خوب صدقہ وخیرات کرتے، غریبوں، تنگدستوں اور لاچاروں کی مدد فرماتے تھے، آیئے! میلاد شریف منانے کے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ربیع الاول اور اِربل کا بادشاہ

اِرْبل کا بادشاہ ابُوسعید مظفر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہر سال ربیعُ الاوّل کے مُبارک مہینے کا بڑا ہی ادب واحترام کرتا اور بالخصوص اس مہینے میں میلاد شریف بڑے اہتمام سے مناتا، بہت بڑی محفل کا اِنْعقاد کرتا۔ ان

مَحافل میں شرکت کرنے والوں کا بیان ہے کہ انہوں نے اس محفلِ میلاد میں بُھنی ہوئی بکریوں کے پانچ ہزار سر دیکھے، 10 ہزار مُرغیاں، فیرنی کے ایک لاکھ پیالے اور حلوے کے 30 ہزار تھال دیکھے، بہت سے عُلَما اور صُوفیا محفلِ میلاد میں شرکت کرتے تھے، بادشاہ (ابُو سعید مظفر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) انہیں قیمتی لباس پہناتے، انعامات سے نوازتے، وہ ہر سال محفلِ میلاد پر تین (3) لاکھ دِینار خرچ کرتے تھے، مہمانوں کے لیے مہمان خانہ ہوتا تھا، وہ ہر سال اس گھر میں سالانہ ایک لاکھ دِینار صَرف کرتے تھے، تیس (30) ہزار دِینار خرچ کر کے حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن کے راستے دُرُست کرواتے، یہ صدقات ان صدقات کے علاوہ تھے، جنہیں پوشیدہ طور پر کیا جاتا تھا۔ (سبل الهدی والرشاد، ۳۶۲/۱ بتغیر قلیل)

ربیعِ پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(قبالۂ بخشش، ص۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اس ماہِ مبارک کا بے حد ادب و احترام کرتے، اس مہینے میں خوب صدقہ و خیرات کرتے، پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد شریف مناتے، یاد رکھئے! میلاد شریف منانے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں۔ چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا امام عبدُالرّحمٰن ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جشنِ ولادت پر فرحت و مسرت کرنے والے کے لیے یہ خوشی، جہنَّم سے رُکاوٹ بنے گی۔ اے اُمَّتِ محبوب! تمہارے لیے خوشخبری ہو تم دنیا و آخرت میں خیرِ کثیر کے حقدار قرار پائے۔ حضرت سیدنا احمدِ مجتبٰے، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جشنِ

ولادت منانے والے کو برکت، عزت، بھلائی اور فخر ملے گا، موتیوں کا عمامہ اور سبز حُلَّہ پہن کر وہ داخلِ جنت ہو گا، بے شُمار محلّات اُسے عطا کیے جائیں گے اور ہر محل میں حُور ہو گی۔ نبیِ خیرُ الانام صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر خوب دُرُود پڑھیے، جشنِ ولادت منا کر اسے خُوب عام کیا جائے۔

(مجموع لطیف النبی فی صیغ المولد النبوی القدسی، مولد العروس، ص ۲۸۱، ملتقطاً)

جشنِ ولادت منانے کا ثواب

حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جزا یہ ہے کہ اللہ کریم انہیں فضل و کرم سے جنّٰتُ النَّعِیم میں داخِل فرمائے گا۔ مسلمان ہمیشہ سے محفلِ میلاد مُنعقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ وخیرات کرتے آئے ہیں۔ خوب خوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکْر کا اِہتِمام کرتے ہیں اور اِن تمام اَفعالِ حَسَنہ (یعنی نیک اور اچھے اعمال) کی بَرکت سے ان لوگوں پر اللہ کریم کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔ (مَاثَبَتَ بِالسُّنَّۃ، ص ۱۵۵ ملتقطًا)

لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے خُصوصی اہتمام کے ساتھ خُوشی خُوشی اس مبارک مہینے کو نیکیوں میں گزاریں، اس میں اجتماعِ میلاد مُنعقد کریں، اس دن خُوب صدقہ و خیرات کی عادت بنائیں، اِنْ شَآءَ اللہ! اس کی خوب خوب برکتیں پائیں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(مشکاۃ الصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵)

چلنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مدنی پھول"** سے چلنے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں:

☆ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت 37 میں اللہ پاک ارشاد فرمایا ہے:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔(مُسلِم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم التبختر فی المشی...الخ، ص۱۱۵۶، حدیث: ۲۰۸۸ ملخصاً) ☆ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ چلتے تو کسی قدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔(الشمائل المحمدیۃ للترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللہ، ص۸۷، رقم:۱۱۸) ☆ اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمِیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہِستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ☆ راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُر وَقار طریقے پر چلئے۔ ☆ چلنے یا

سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔☆بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ راہ چلتے ہوئے جو چیز بھی آڑے آئے اُسے لاتیں مارتے جاتے ہیں، یہ قطعاً غیر مُہَذَّب طریقہ ہے، اِس طرح پاؤں زخمی ہونے کا بھی اندیشہ رہتا ہے نیز اَخبارات یا لکھائی والے ڈبوں، پیکٹوں اور مِنرل واٹر کی خالی بوتلوں وغیرہ پر لات مارنا بے اَدَبی بھی ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمائیے۔